166212 ـ عقد نكاح میں وکیل بنانے میں کوئی حرج نہیں

سوال

ہمارے صحرائی معاشرے جنوبی مغرب میں عقد نكاح كے وقت دولہا حاضر نہیں ہوتا بلکہ دولہا كا ولی دلہن والوں كے ہاں جاتا ہے اور دولہا كی موجودگی كے بغیر ہی ایجاب و قبول كیا جاتا ہے؛ كیونكہ ہمارے ہاں عادت اور رواج ہے كہ خاوند اپنے سسر كے سامنے آنے سے شرماتا ہے.
سوال یہ ہے كہ كیا لڑكی كے ولی كا خاوند كے ساتھ موجود ہونا شرط ہے یا كہ نكاح صحیح ہونے كے لیے لڑكی كے ولی اور دولہا كے گھر والوں كے ساتھ ہی ایجاب و قبول كرنےسے نكاح ہو جائيگا ؟
اور كیا دولہا اور دلہن دونوں كا نكاح رجسٹرار اور نكاح خوان كے پاس جانا ضروری ہے تا كہ نكاح كی توثیق كی جا سكے ؟
جب میرے گھر والے لڑكی والوں كے پاس سے شادی كی موافقت كے بعد واپس گھر آئے تو میں اور لڑكی دونوں نے نكاح رجسٹرار كے پاس جا كر ولی كے بغیر نكاح فارم پر دستخط كیے، لیكن ہمارا وہاں جانا لڑكی كے ولی كے علم میں تھا، كیا یہ عقد نكاح صحیح ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

عقد نكاح میں وكیل بنانا جائز ہے، لہذا اگر كوئی شخص اپنے گھر والوں كو عقد نكاح میں اپنا وكیل بنائے یا پھر كسی علاقے اور ملك میں یہ عادت ہو كہ گھر والے اپنے بیٹے كی جانب سے نكاح میں وكیل بنتے ہوں، اور اس میں بیٹے كی رضامندی اور علم شامل ہو تو عقد نكاح صحیح ہے، چاہے دولہا عقد نكاح كی مجلس میں شامل نہ بھی ہو.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" عقد نكاح میں ایجاب و قبول كے لیے وكیل بنانا جائز ہے كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیۃ اور ابو رافع كو اپنا نكاح قبول كرنے میں وكیل بنایا تھا.

اور اس لیے بھی كہ اس كی ضرورت بھی ہے كیونكہ ہو سكتا ہے كسی دوسرے اور دور كے علاقے میں شادی كی

جائے جہاں کا سفر کرنا ممکن نہ ہو، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے جب شادی کی تو ام حبیبہ حبشہ میں تھیں " انتہی

دیکھیں: المغنی (5 / 53).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اگر بیٹا راضی ہو تو کیا باپ اپنے بیٹے کی جانب سے عقد نکاح قبول کر سکتا ہے، اور اسی طرح لڑکی بھی اس پر راضی ہو، اور رضامندی پر دو گواہ بھی ہوں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر بالغ بیٹا اپنے باپ کو عقد نکاح میں وکیل بناتا ہے تو باپ کے لیے اپنے بیٹے کا براہ راست نکاح کرنا جائز ہے، جب اس میں نکاح کے ارکان اور شروط مکمل ہوں اور کوئی مانع نہ پایا جاتا ہو تو نکاح صحیح ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعلی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء.

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (18 / 176).

واللہ اعلم.